إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ؎ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
قادیان دارالامان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۶ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ اگست۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آشوب چشم کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اب خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

بعد نماز عصر عبد اللہ صاحب اختر جتوئی کی بارات شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے مکان پر گئی جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور بعض دیگر اصحاب شامل تھے۔ تقریب رخصتانہ اس سادگی کے ساتھ عمل میں آئی۔ کہ دوسروں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ خاص کر موجودہ حالات میں جبکہ جماعت احمدیہ کو کفایت شعاری کی بے حد ضرورت ہے ؛

بعد نماز عشاء مسجد محلہ دارالرحمت میں جلسہ ہوا جس میں قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی اور شیخ عبد القادر صاحب نے خلافت جوبلی فنڈ اور تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ہر دو تحریکوں کے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی ؛

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ احمدیہ کبڈی ٹیم قادیان کا کل چھ بجے شام گڈھی شاہو لاہور کی ٹیم سے میچ ہوا جس میں احمدیہ ٹیم نے فتح پائی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہفتم ہزار

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں۔۔ عمرِ دُنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

(۱) ”کچھ شک نہیں۔ کہ دُنیا میں ایک نہایت درجہ پر تاریکی پیدا ہوگئی ہے۔ اور ایسا وقت آگیا ہے کہ یا تو خدا دُنیا میں کوئی روشنی پیدا کرے۔ اور یا دُنیا کو ہلاک کر دیوے مگر ابھی اس دُنیا کے ہلاک ہونے میں ایک ہزار برس باقی ہے“ ؛ (لیکچر لاہور۔ صفحہ ۳۱)

(۲) ”سخت لڑائی کے بعد جو ایک روحانی لڑائی ہے خدا کے مسیح کو فتح ہوگی۔ اور شیطانی قوتیں ہلاک ہو جائیں گی۔ اور ایک مدت تک خدا کا جلال اور عظمت اور پاکیزگی اور توحید زمین پر پھیلتی جائے گی۔ اور وہ مدت پورا ہزار برس ہے۔ جو ساتواں دن کہلاتا ہے بعد اس کے دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا“ (” ” صفحہ ۳۳)

(۳) ”ان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون۔ یعنی ایک دن خدا کا ایسا ہے۔ جیسا تمہارا ہزار برس ہے۔ پس چونکہ دن سات ہیں۔ اس لئے اس آیت میں دُنیا کی عمر سات ہزار برس قرار دی گئی ہے۔ لیکن یہ عمر اس آدم کے زمانہ سے ہے۔ جس کی ہم اولاد ہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے پہلے بھی دُنیا تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ لوگ کون تھے۔ اور کس قسم کے تھے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سات ہزار برس میں دُنیا کا ایک دَور ختم ہوتا ہے اسی وجہ سے اور اسی امر پر نشان قرار دینے کے لئے دُنیا میں سات دن مقرر کئے گئے۔ تا ہر ایک دن ایک ہزار برس پر دلالت کرے۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ دُنیا پر اس طرح سے کتنے دَور گزر چکے ہیں۔ اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں آچکے ہیں“ (” ” صفحہ ۳۴-۳۵)

(۴) ”وہ آدم جو پہلی امتوں کے بعد آیا۔ جو ہم سب کا باپ تھا۔ اس کے دُنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے۔ اور اس سلسلہ کی عمر کا پورا دَور سات ہزار برس تک ہے۔ یہ سات ہزار خدا کے نزدیک ایسے ہیں۔ جیسے انسانوں کے سات دن“ (” ” صفحہ ۳۹)

(۵) ”اس حساب سے انسانی نوع کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گزر چکے ہیں۔ اور ایک ہزار برس باقی ہیں“

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۹)

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

جن احباب کا چندہ ۲۱ اگست ۳۹ء سے ۲۰ ستمبر ۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدہ دفتر محاسب کی معرفت یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے اصحاب کے اسماء محض ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں تا اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکے۔ تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرما دیں۔ ان اصحاب کے نام وی پی ارسال نہیں ہونگے ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۰ا ستمبر ۳۹ء سے قبل چندہ ادا فرما دیں یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق اس تاریخ تک دفتر میں اطلاع بھیج دیں۔ تا ان کے وی پی رد کئے جا سکیں۔

جو اصحاب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہ کرینگے ان کے نام ۰ا ستمبر ۳۹ء کو وی پی ارسال کر دئے جائیں گے۔ بعض اوقات دوست اطلاع ارسال فرمانے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ وی پی کی تاریخ گذر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچی ہے۔ اور اس وقت وی پی رد کئے نہیں جا سکتے۔ اس لئے احباب اس بارے میں خاص طور پر احتیاط فرما دیں (مینیجر)

۲۰۱ میاں غلام رسول صاحب
۲۶۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۶۲۰ خان صاحب غلام محی الدین خان صاحب
۶۴۴ مولوی محمد الدین صاحب
۷۹۳ مولوی عمر الدین صاحب
۸۷۳ مستری مہر اللہ صاحب
۹۹۰ خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱ ماسٹر محمد بریل صاحب
۱۰۵۲ حاجی محمد نذیر صاحب
۱۲۲۶ ایم محمد رفیع صاحب
۱۳۳۲ حکیم عبد الرحمن صاحب
۱۷۰۷ ماسٹر کشیر عالم صاحب
۱۷۰۲۲ چوہدری عبد المالک صاحب
۱۸۳۸ منشی بلند خان صاحب
۲۰۴۵ ایم عظیم الدین صاحب
۲۱۶۰ میاں ابراہیم صاحب
۲۱۷۴ میر کلیم اللہ صاحب
۲۵۴۶ سید صادق علی صاحب
۲۵۰۶ محمد یوسف صاحب
۲۷۴۰ چوہدری عطا محمد صاحب
۲۷۵۵ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب
۳۲۱۵ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۳۲۴۸ شیخ بدر الدین صاحب
۴۰۱۱ محمد کرم الٰہی صاحب

۴۰۲۴ چوہدری جلال الدین صاحب
۴۶۲۴ مرزا محمد علی بیگ صاحب
۴۷۵۹ حافظ عبد السلام صاحب
۵۲۱۴ بابو اعراف اللہ صاحب
۵۳۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۰۶ بابو عبد اللطیف صاحب
۵۳۱۶ خلیل شاہ صاحب
۵۳۲۹ مولوی سعد الدین صاحب
۵۶۱۳ جناب ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۱۴ عبد الحمید خان صاحب
۵۶۴۴ منشی اللہ دتہ صاحب
۵۷۴۳ چوہدری محمد شریف صاحب
۵۹۱۲ بابو عبد القدوس صاحب
۶۱۲۲ عبد الرشید خان صاحب
۶۱۸۶ ملک حمید احمد خان صاحب
۶۳۰۱ شیخ حمید احمد صاحب
۶۳۲۱ بابو محمد عالم صاحب
۶۴۸۳ سیٹھ محمد صدیق صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۷۳۶ خدا بخش صاحب
۶۹۳۲ میر عبد الرحمن صاحب
۷۱۵۳ کریم بخش صاحب
۷۲۱۴ محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۵۳ بابو محمد خورشید صاحب
۷۲۹۶ آئی ایم خان صاحب

۷۶۲۹ محمد یعقوب صاحب
۷۶۵۵ سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۸۴۰ پیر عبد العلی صاحب
۷۹۶۲ ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب
۸۰۲۰ عبد العزیز صاحب
۸۰۷۵ رشید احمد صاحب
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۳۱۰ قاضی ظہور الدین صاحب
۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
۸۳۹۰ ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب
۸۵۰۹ محمد اکمل صاحب
۸۵۹۷ سید فرزند علی صاحب
۸۶۴۳ اخوند محمد اکبر صاحب
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد صاحب
۸۹۷۸ عبد الجلیل صاحب
۹۰۳۷ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲ ایم اے جلیل صاحب
۹۱۸۷ شیخ محمود حسین صاحب
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ عطاء اللہ صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبد الحی خان صاحب
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی صاحب

۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
۹۳۸۴ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۳۵۵ مرزا عبد الحق صاحب
۹۳۵۶ شیخ محمد عمر صاحب
۹۴۶۳ چوہدری دوست محمد صاحب
۹۵۰۰ محمد یٰسین صاحب
۹۶۰۹ بابو محمود احمد صاحب ناصر
۹۶۶۹ میاں اللہ دکھا صاحب
۹۸۰۸ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
۹۸۲۴ ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب
۹۸۳۰ بابو فضل کریم احمد صاحب
۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۵۶ رشید محمد خان صاحب
۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۸۷۴ عبد اللہ صاحب
۹۸۹۳ منشی کرم الدین صاحب
۹۹۲۳ مولوی سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۴۷ شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۴ منشی برکت علی صاحب
۹۹۵۶ ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
۹۹۵۸ مغل کریم صاحب
۹۹۶۴ اے آئی حکیم صاحب
۹۹۸۴ مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۰۹۹ چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۲۶۰ ڈاکٹر نذیر احمد خان صاحب
۱۰۳۰۷ میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۷۰ مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۴۶۲ لفٹنٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۵۱۱ ایم بشیر الدین صاحب
۱۰۵۶۵ پیارا لعل صاحب
۱۰۵۸۴ چوہدری احمد مختار صاحب
۱۰۶۳۲ راجہ محمد افضل خان صاحب
۱۰۶۵۵ محمد حیات صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۹۶ میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۳ چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۲۳ بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۶ ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
۱۰۹۱۴ ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۲۰ میر حمید اللہ صاحب

۱۰۹۳۷ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۴ چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۸۳۵ عبد الحلیم صاحب
۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۸۷۰ ابو بشیر رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۹۲ ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۸ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۲ قاضی عبد الخالق صاحب
۱۱۹۰۲ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۰۷۵ خان زادہ امیر اللہ صاحب
۱۲۱۷۲ محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۱۲۱۸۷ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۲۱۰ چوہدری پیر محمد صاحب
۱۲۲۳۲ جمعدار
۱۲۲۳۷ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۷۹ شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر مدد بخش صاحب
۱۲۴۸۷ خلیفہ ناصر الدین صاحب
۱۲۴۹۲ چوہدری نواب الدین ؍؍
۱۲۵۰۵ غلام مصطفیٰ صاحب
۱۲۵۲۹ چوہدری جان محمد صاحب
۱۲۵۳۷ ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۰ عبد الحق صاحب
۱۲۵۰۰ محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۱ مرزا عنایت بیگ صاحب
۱۲۶۰۴ چوہدری حمید اللہ خان صاحب
۱۲۶۵۰ عبد المجید خان صاحب
۱۲۶۵۱ ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۰ حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۷۴ غلام جیلانی صاحب
۱۲۶۷۸ ایم اے ڈبلیو خان صاحب
۱۲۶۹۳ مرزا محمد حسین صاحب

۱۲۷۰۸ محمد علی صاحب
۱۲۷۱۲ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۰۶ شیخ عبد الحمید صاحب
۱۲۷۴۳ سید بہادل شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمن صاحب
۱۲۷۴۶ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۸۱ خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۰ مخدوم عزیز احمد صاحب
۱۲۷۹۶ ملک محمد سعید خان صاحب
۱۲۸۰۳ بابو عبد الجلیل صاحب
۱۲۸۲۲ حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۴ میاں عبد الرشید ؍؍
۱۲۸۳۷ پروفیسر قاضی محمد اسلم ؍؍
۱۲۸۵۴ کرامت اللہ ؍؍
۱۲۸۷۸ میاں رحمت اللہ ؍؍
۱۲۸۷۹ مولوی محمد الیاس الدین ؍؍
۱۲۸۸۱ ڈاکٹر معراج الدین
۱۲۸۹۴ ظفر حسن صاحب
۱۲۹۱۸ شہزادہ عبد القیوم ؍؍
۱۲۹۳۷ ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۲۹۵۵ ماسٹر اللہ بخش ؍؍
۱۲۹۸۸ بابو فقیر علی ؍؍
۱۲۹۹۴ مختار احمد صاحب ہاشمی
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق صاحب
۱۳۰۳۸ مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۰۵۱ چوہدری عبد الغفور ؍؍
۱۳۰۵۴ ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۶۱ قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۷۱ مرزا بشیر احمد صاحب
۱۳۰۹۸ مبارک احمد خان ؍؍
۱۴۰۰۶ آر۔ اے ذاکر ؍؍
۱۴۰۲۴ حافظ طیب اللہ ؍؍
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم ؍؍
۱۴۱۴۶ چوہدری نبی احمد ؍؍
۱۴۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ؍؍
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۶۹ عبد الحق ؍؍

اعلان تقرر

جماعت احمدیہ رہتاس ضلع جہلم کے لئے آئندہ ماسٹر عبد الخالق صاحب کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے

ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتے درکار ہیں

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان دوستوں کا یا ان میں سے کسی دوست کا پتہ معلوم ہو۔ یا یہ دوست اس اعلان کو پڑھیں۔ تو پتہ مطلوبہ سے نظارت ہذا کو جلد تر مطلع فرماویں۔

(۱) میاں مولا داد صاحب جماعت دیوناماجرا ضلع گجرات یہ صاحب ہندوؤں کی طرف چلے گئے ہوئے ہیں

(۲) مستری عبدالکریم صاحب چک ۱۱/۷ ضلع منٹگمری

(۳) عبدالعزیز صاحب " " " علاقہ سندھ کی طرف گئے ہیں

(۴) معلوم ہوا ہے۔ کہ مخدوم نذیر احمد صاحب اگریکلچرل اسسٹنٹ منٹگمری سے کسی دوسری جگہ تبدیل ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ پتہ نہیں۔ کہ کس جگہ گئے ہیں۔ مخدوم صاحب موصوف اگر خود یہ اعلان دیکھیں۔ تو نظارت ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں جس دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ وہ بھی مطلع فرما دیں

ناظر بیت المال قادیان

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ حلقہ ریاست پٹیالہ و ضلع انبالہ

وفد خلافت جوبلی فنڈ حلقہ ریاست پٹیالہ و انبالہ نے اپنا کام شروع کیا ہے اس کی طرف سے جماعت ہائے سنگرور۔ پٹیالہ۔ سنور۔ بسیرادر۔ انبالہ شہر و چھاؤنی کی فہرست ہائے وعدہ موصول ہوئی ہیں۔ جن میں سابقہ وعدوں پر ۶۸۳/- روپیہ کا اضافہ ہے۔ دوسری جماعتوں سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گی۔ اور اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی

ناظر بیت المال قادیان

قادیان میں رہائش رکھنے والوں کیلئے خوشخبری

صدر انجمن احمدیہ نے اپنا پختہ مکان واقعہ محلہ دار الفضل قادیان فروخت کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ خریداران کی آگاہی کے لئے تفصیلات درج ذیل ہیں۔

محلہ دار الفضل قادیان میں ایک پختہ دو منزلہ مکان جو قریباً ۹ مرلہ کے رقبہ میں ہے نچلی منزل میں دو رہائشی کمرے۔ ایک بیٹھک۔ ایک دوکان۔ باورچی خانہ و برآمدہ ہائے و سیڑھی و ½ حصہ چاہ آبنوشی ہے۔

منزل بالائی میں ایک چوبارہ باورچی خانہ و صحن سفید و نلکہ آبنوشی ہے۔

اس مکان میں ہوا۔ پانی اور بجلی کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ یہ مکان آبادی کے اندر محفوظ جگہ پر اور سالانہ جلسہ گاہ کے قریب واقع ہے۔ دو خاندان اس میں رہائش رکھ سکتے ہیں۔ تجارتی اغراض کو مد نظر رکھتے ہوئے ۹-۱۰ روپے کرایہ بھی مل سکتا ہے۔ اس قسم کا مکان اگر بنوایا جائے تو اڑھائی تین ہزار روپیہ خرچ آنے کا اندازہ ہے۔

ضرورت مند اصحاب فوراً اطلاع دیں۔ صیغہ جائداد کو چونکہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے یہ مکان نقد قیمت ادا کر دینے کی صورت میں مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ میں فروخت کر دیا جاوے گا۔ رجسٹری کرانے کی صورت میں خرچ رجسٹری بذمہ خریدار ہوگا۔ ۲۲/۸/۳۹

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضرورت رشتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مغل قوم کے نوجوان عمر ۲۳ سال جو کہ رسٹ ہوس نگر۔ کلو۔ ضلع کانگڑہ میں خانساماں کا کام کرتے ہیں اور تنخواہ ۱۵ روپے ماہوار پاتے ہیں۔ علاوہ اس کے P.W.D سے پینٹری کا کام بھی مل جاتا ہے۔ جس کی قریباً ۱۰ روپے تک آمدنی بھی ہو جاتی ہے ان کے رشتہ کے لئے ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب ان کے متعلق خط و کتابت فرمائیں

انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان

خطرے کا الارم

دنیا پر عالمگیر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ وہ کمزور حکومتیں اور اقوام جو کس مپرسی کی حالت میں تھیں۔ آج تمام دنیا کو چیلنج کر رہی ہیں۔ دنیا جنگ کے بھیانک منظر سے لرزہ براندام ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف جذبہ قوم پروری اور اپنے ملکی مصنوعات کی قدردانی۔ ان حالات میں کیا احباب جماعت کا فرض نہیں کہ وہ اس بات کا عہد کر لیں۔ کہ ہم سوائے سٹار ہوزری کی تیار کردہ جراب اور بنیان کے اور کوئی مال استعمال نہیں کریں گے۔ سٹار ہوزری اب خدا کے فضل و کرم سے بہت عمدہ مال تیار کر رہی ہے۔ اور قیمتیں بھی نسبتاً کم ہیں۔ ہم دن رات اس کوشش میں ہیں کہ مال جس قدر بھی ممکن ہو سکے شاندار صورت میں احباب کے سامنے پیش کریں۔ کیا آپ کا فرض نہیں۔ کہ آپ بھی ہماری حوصلہ افزائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں؟

جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی کانگڑہ۔ دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاستی آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۲۳ اگست معلوم ہوا ہے کہ سلواکیہ میں پولینڈ کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے ہیں اور سلواکیہ کے جو علاقے پولینڈ کے حوالے کئے گئے تھے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے

برسلز ۲۳ اگست چونکہ جنگ کا خطرہ زیادہ ہو گیا ہے۔ اس لئے حکومت بلجیم نے فوجی سپاہیوں اور افسروں کی چھٹیاں منسوخ قرار دے دی ہیں۔ اور انہیں فوراً حاضر ہو جانے کا حکم دے دیا ہے۔

لکھنؤ ۲۳ اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد ابھی تک شیعہ لیڈروں کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے تحریک کے تعطل کے بعد مداخلت کا وعدہ کیا ہے۔

دہلی ۲۳ اگست معلوم ہوا ہے ہندو مہاسبھا حیدر آباد کی طرح بھوپال میں بھی ستیہ آگرہ شروع کرنے والی ہے۔ ہندوؤں کے تمام ممبر اس پر متفق ہیں۔ بھوپال کے متعلق اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں۔ چند روز کے بعد ان اعداد و شمار کے ساتھ ایک پمفلٹ شائع کیا جائے گا۔

کانپور ۲۳ اگست مولانا حسرت موہانی نے اس بات کی تردید کر دی ہے کہ وہ مسلم لیگ کی مخالفت میں کوئی اور پارٹی بنا رہے ہیں۔

بمبئی ۲۳ اگست بمبئی پراونشل کانگرس کمیٹی نے مسٹر کے ایف ناریمان وغیرہ آٹھ آدمیوں کو ۹ جولائی کے احتجاجی جلسہ میں شرکت کے الزام میں دو دو سال کے لئے کانگرس کے عہدیدار بننے سے محروم کر دیا ہے۔

شملہ ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے مجوزہ لاہور کارپوریشن بل وزارت نے مرتب کر کے آخری صورت میں پاس کر دیا ہے اور اسے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔ اول تو اسی ماہ میں ورنہ بصورت مانعات اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ میں ضرور شائع ہو جائے گا۔

شملہ ۲۳ اگست ۲۲ اگست کو بعد دوپہر گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس کے بعد کئی اعلیٰ فوجی اور سول افسران کی ایک نہایت اہم کانفرنس ہوئی۔ جس میں بین الاقوامی حالات کی نزاکت پر غور کیا گیا۔

شملہ ۲۳ اگست معلوم ہوا ہے اب تک ۴۷۵ ہندوستانی حکومت سیلون کی پالیسی کے مطابق ہندوستان واپس آ گئے ہیں۔ اور ۸۰۰ کے قریب موقوف کئے جا چکے ہیں۔

شملہ ۲۳ اگست ٹراپیکل سکول آف میڈیسن میں سانپ کے زہر کے متعلق نہایت اہم تجربہ کیا جا رہا ہے۔ بعض تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے زہر میں بھی شفا ہے اور اس سے بعض مہلک امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ گنٹھیا اور اعصابی امراض کے لئے اسے تریاق قرار دیا گیا ہے نیز جسم کے اندر اگر کوئی رگ پھٹ جائے تو خون بہنے کو روکنے کے لئے بھی اس زہر کا ٹیکہ کرانا مفید ثابت ہوا ہے

شنگھائی ۲۳ اگست شنگھائی کے بین الاقوامی علاقہ میں ہفتہ کے دن گولی چلنے کے واقعہ کے خلاف جاپانیوں نے جو احتجاج کیا تھا۔ اسے برطانوی کونسل نے مسترد کر دیا ہے اور جواب میں لکھا ہے کہ اس حادثہ کی ذمہ داری جاپانی علاقہ کے سپاہیوں پر عائد ہوتی ہے

ہانگ کانگ ۲۳ اگست ہانگ کانگ رقبہ کے چینی علاقہ کو جانے والی سڑکوں کے تمام پلوں کو گرا دینے کے احکام جاری ہو گئے ہیں۔ بکتاڈر کے نزدیک خلیج تیشان میں ۱۴ جاپانی جہاز اور پہنچ گئے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے مسلح جہاز اور کشتیاں پہلے ہی موجود ہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ نما کولون کے علاقہ کے تمام غیر ملکی بچوں اور عورتوں سے حکام نے درخواست کی ہے کہ وہ احتیاطی تدابیر کے طور پر شہر میں آ جائیں

کراچی ۲۳ اگست اینٹی ادم منڈلی کمیٹی کے ممبروں نے سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں حلفیہ بیان دیا ہے کہ احکام امتناعی کے باوجود دادا لیکھراج اور ان کے ساتھیوں کا کام جاری ہے۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے تحقیق پر معلوم ہوا کہ دادا لیکھراج نے صرف اپنا بنگلہ تبدیل کیا ہے ورنہ سمندر کے نزدیک ان کے نئے بنگلہ میں بدستور ست سنگ ہوتا ہے جہاں لڑکیاں آتی ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے دادا لیکھراج کے نئے بنگلے اور ان کے نام پر جو فنڈ جمع ہے اس کی ضبطی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

گورداسپور ۲۲ اگست جوں جوں ڈسٹرکٹ گورداسپور کے انتخابات نزدیک آ رہے ہیں۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی گورداسپور کے ممبران ضلع بھر کا دورہ کر رہے ہیں اور لوگوں کو کانگرس کے نامزد امیدواروں کو ووٹ دینے کی تلقین کر رہے ہیں۔

چنگیانگ ۲۳ اگست چینیوں کا دعویٰ ہے کہ چینی طاقتوں نے ینگچین شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

امرتسر ۲۳ اگست معلوم ہوا ہے ایک نامی ڈاکو ٹھاکر سنگھ کے ساتھ ایک عورت کو ملاقات کی اجازت نہ دیئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر مقامی سب جیل کے ۵۷ زیر سماعت قیدیوں نے کل بھوک ہڑتال کر دی۔ جن میں سے ۴۴ نے آج ہڑتال ترک کر دی ہے۔

شملہ ۲۳ اگست ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سوموار کو رزمک کے شمال مشرق میں چند میل پر ایک قبائلی لشکر سے سرکاری فوج کی مٹھ بھیڑ ہوئی جس میں چھ گورے سپاہی اور ایک گورکھا مارا گیا۔ ایک انگریز افسر۔ چھ انگریز اور سات ہندوستانی سپاہی اور ایک گورکھا مجروح ہوئے۔ ۱۳ قبائلی ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ایک قبائلی لیڈر خان گل بھی ہے۔ اس موقعہ پر ہوائی جہازوں نے بھی سرکاری فوج کی مدد کی۔

لائلپور ۲۳ اگست دال چنے ۳/۷/- مونگ ۴/۱۲/- شہد خالص ۲۰/- بنولہ ڈرہ ۲/۱۴/- بنولہ پیور ۳/۵/۲ بنولہ دیسی ۲/۸/- کھل توریہ ۲/- تیل توریہ ۹/- گھی ۳۹/۱۲/- بناسپتی گھی ٹین ۹/۲ کی ۲/۶/۴ توریہ ۴/۶/۴ گندم ڈرہ ۳/۲/۲ گندم شربتی ۳/۲/- گڑ ۷/۱۴ سے ۸/- تک شکر ۸/۸/- اون ۱۸/- سے ۲۰/- کھانڈ بوری ½۲ من وزنی ۲۸/-

لاہور ۲۳ اگست ۲۰ اگست کو ٹاؤن ہال کے نزدیک ہوٹس ٹیکس کے خلاف مظاہرہ کے دوران میں جو ۱۲ اشخاص گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کی ضمانت پر رہائی کے لئے درخواست منظور کر لی گئی۔ اور ملزموں کو پانچ پانچ سو روپے کی ضمانت پر رہا کئے جانے کا حکم دے دیا گیا

برلن ۲۳ اگست معلوم ہوا ہے جرمن فوجوں نے پولینڈ کو تین طرف سے گھیر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سی فوج مشرق اور جنوب کی طرف فرانسیسی سرحدات پر بھیج دی گئی ہے۔ فرانس میں جرمنی کے حملہ کا خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اس لئے سرحدات کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

امرتسر ۲۳ اگست حکومت کے محکمہ سردے کی طرف سے میونسپل کمیٹی امرتسر کو بتایا گیا ہے کہ امرتسر شہر اور باہر کے حصے کے سروے کے لئے ½۲ لاکھ روپیہ میونسپلٹی کو ادا کرنا ہو گا۔ امرتسر کا گزشتہ سروے کوئی ایک سو سال قبل کیا گیا تھا۔ مگر مارشل لاء کے ایام میں وہ ریکارڈ جل گیا تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہل بیت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی مسالہ ۲۳ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز منالی سے ۲۰ اگست کو روانہ ہو کر خدا کے فضل سے بخیریت ۲۲ اگست کی شام کو ڈلہوزی مسالہ پہونچ گئے۔ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے دوران سفر میں اچھی رہی۔ کل بھی طبیعت اچھی تھی۔

سیدہ ام ناصر احمد کی طبیعت چند دنوں سے پھر ناساز ہے۔ دل معدے اور جگر کی جگہ پر سخت درد کے دورے ہوتے ہیں۔ سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے اور نیند نہیں آتی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضور کے دیگر اہل بیت مقیم ڈلہوزی مسالہ بخیریت ہیں ؛

خاکسار حشمت اللہ

لوائے احمدیت کی تیاری

چونکہ گزشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو جھنڈا خلافت جوبلی کے جلسہ کے موقعہ پر تیار کرا کے نصب کیا جائے۔ وہ کلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابیوں اور صحابیات کے ہاتھ سے تیار ہونا چاہیئے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ جو صحابی جھنڈے کی لکڑی کی قسم اس کی لمبائی اور سائز اور جھنڈے کے کپڑے کی چوڑائی اور اس کی بناوٹ وغیرہ کے متعلق مشورہ دے سکتے ہوں وہ بہت جلد اپنا مشورہ خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز ایسے صحابی اور صحابیات جو نجاری کے فن۔ سوت کاتنے اور کپڑا بننے اور رسی تیار کرنے کے کام میں مہارت رکھتے ہوں۔ وہ اپنے اسماء اور حالات سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس غرض کے لئے مناسب کارکنوں کا انتخاب کیا جا سکے۔

عبدالرحیم درد سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) جماعت احمدیہ امروہہ کی مشکلات سے رہائی اور اخلاص میں ترقی کے لئے (۲) اہلیہ شیخ عبدالحکیم صاحب رائل ایر فورس شملہ کی صحت کے لئے (۳) منشی مشتاق احمد صاحب سہارنپور کی بھانجی امۃ النسیم کی صحت کے لئے۔ (۴) ہادی علی خان صاحب قادیان کی لڑکی امۃ الحمید کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

اعلانات نکاح :۔ ۱۳ اگست کو بمقام موضع اچینی پایاں تہ خیل ملک چراغ شاہ صاحب احمدی کے لڑکے میمون شاہ کا نکاح امۃ العائشہ بنت تجمل حسین صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر اور اکبر شاہ کا نکاح مسماۃ ماہرہ بیگم بنت سیاہ پوش کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے پڑھا۔ ہر دو عروسوں کو ان کا مہر زیورات کی صورت میں نقد ادا کر دیا گیا۔ ملک سعید احمد بی۔ اے پشاور (۲) محمد اکبر خان نواسہ حاجی شیر خان صاحب کا نکاح سلیم اختر بنت مرزا محمد صفدر صاحب آف پونچھ روڈ لاہور بعوض ایک ہزار روپیہ مہر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک ہو۔

عبدالحلیم خان اعوان لاہور

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

528	Hawa D/o Kwesi Saltpond.		549	Rahmat S/o Kaswain	Saltpond
529	Sharif S/o Kofi	"	550	Soebai S/o Ahmad	"
530	Zainab D/o Kwamin	"	551	Ewah D/o Hasan	"
531	Usman S/o Kofnia	"	552	Ratua D/o Alhasan	"
532	Abdullah S/o Kwamin	"	553	Rawhic Sarding weg 2/2	Medan
533	Fatima D/o Kawesi	"	554	D. Ompanj Basa	"
			555	Sharif	"
534	Yusuf S/o Ewammal	"	556	Som	"
			557	Idris	"
535	Suleman S/o Kwamin	"	558	A. Waris	"
			559	Badu Samin	"
536	Yakub S/o Kwa	"	560	Yukinan	"
537	Abdullah S/o Kwa yeda.	"	561	Kamalud Din	"
			562	Sain.	"
538	Alhassan	"	563	Bgindo Mang Kecto	Medan
539	Mohamad S/o Kwayyam	"	564	Unjani	"
540	Ayyub S/o Kwa Saim		565	Nian	"
			566	Elok Hati	"
541	Ayesha D/o Baker		567	Alam Shah	"
542	Maryam D/o Kwamin Sofu	"	568	Paklik Maradjo	"
			569	Datoe Gadang	"
543	Maryam D/o Kwesi Baab	"	570	Amheen	"
			571	S. Raha	"
544	Maryam D/o Kabina Menzch	"	572	T. Koesai	"
			573	Sharifa	"
545	Sarmah M. Hasan	"	574	H. Soeleman	"
			575	S. B. Intan	"
546	Armoench M. Martaran	"	576	السید عمر بن ابراہیم شکو	شام
			577	سلیم بن حمزہ البسودان	"
547	Darisah M. Aboawi		578	یحیٰ ارشاد المحترم	فلسطین
548	Na-bwo D/o Abaali de.	"	579	السید حمزہ محمد سعید محترم	حجاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدر آباد میں آریوں کا مستقبل اور مسلمان

معلوم ہوتا ہے۔ حیدر آباد میں آریہ سماجیوں کے مطالبات کی منظوری کے متعلق مسلمان یہ سمجھ کر مطمئن ہو گئے ہیں۔ کہ "آریہ سماجیوں کو کوئی نئی چیز نہیں دی گئی۔ بلکہ انہی مراعات کی تصریح کی گئی ہے۔ جو انہیں پہلے بھی کسی نہ کسی صورت میں حاصل تھیں۔"
حالانکہ آریوں کا دعوٰے ہے۔ کہ حکومت نظام نے ان کے تمام مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اور اسے آریوں نے اپنے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس قسم کے دعوٰے کی آریہ بڑے زور شور سے تشہیر کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب آریہ ڈکٹیٹر جنہیں قانون شکنی کی وجہ سے قید کی سزا دی گئی تھی۔ رہا ہو کر واپس لوٹے۔ تو جگہ جگہ اپنی فتح کے نقارے بجاتے آئے۔ اور ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ دہلی میں ۲۲ر اگست کو ان کے اعزاز میں "ایک عظیم الشان پبلک جلسہ منعقد ہوا"۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے ڈکٹیٹر مہاتما نارائن سوامی نے کہا:-
"نظام حیدر آباد نے ہمارے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔"
پھر کہا:-
"آریہ سماج کے جوش اور قربانی کی سپرٹ نے حیدر آباد کو جس نے کہا تھا۔ کہ غیر حیدر آبادیوں سے صلح کی بات چیت نہیں کی جائے گی۔ جھکنے پر مجبور کر دیا۔ آریہ سماج نے ستیہ آگرہ اسی وقت ملتوی کیا۔ جب دربار نے باہر والوں سے گفت و شنید کرنا منظور کیا۔"
دراصل آریوں کا مطالبہ ایک ہی تھا اور وہ یہ کہ انہیں حیدر آباد میں اشدھی کا چکر چلانے کی اجازت دی جائے۔ باقی باتیں اسی کے ضمن میں تھیں۔ اور ان کا یہ مطالبہ صاف طور پر منظور کر لیا گیا ہے انہیں جلسے کر کے عام لوگوں کو ورغلانے جلوس نکال کر اور اوم کا جھنڈا لہرا کر لوگوں کو مرعوب کرنے۔ مدرسے جاری کر کے نئی پود کے دلوں میں دیگر مذاہب کے خلاف زہر بھرنے کی پوری پوری آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ اسی بنا پر وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہماری مانگ تو صرف ایک ہی تھی۔ اور وہ یہ کہ ویدک دھرم کا پرچار کرنے اور ہر طرح ان کی سیوا کرنے کا موقعہ ملے۔ اور وہ مل گیا ہے۔
مسلمان موُنہہ سے آریوں کی اس کامیابی کا اقرار کریں یا نہ کریں۔ جو ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے ہندوؤں جنتے کہ گاندھی جی اور دوسرے تمام سیاسی لیڈروں کی امداد سے انہیں حاصل ہوئی اور یہ تسلیم کریں یا نہ کریں۔ کہ آریوں اور دیگر تمام ہندوؤں نے جس مقصد کو مدنظر رکھ کر یہ مہم شروع کی تھی۔ وہ انہیں حاصل ہو گیا ہے مگر آریوں کے آجتک کے طریق عمل کو پیش نظر رکھتے ہوئے محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اب یقیناً ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جو حیدر آباد کے امن اور مسلمانوں کے مذہب کے متعلق خطرناک ہیں۔ چنانچہ مولوی ظفر علی صاحب کا اخبار "زمیندار" لکھ چکا ہے۔ کہ
"مستقبل کے متعلق سوچنا پڑے گا۔ کہ آریہ سماج کی روایتی فتنہ پسندی حیدر آباد کی حدود میں اب کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ مستقبل کی آغوش میں ماضی کے فساد پرور دامن سے بھی زیادہ فتنے۔ اور مشکلات موجود ہیں۔"
مگر باوجود اس کے صورت حالات یہ ہے۔ ادھر تو مسلمان اپنی روائتی خود فراموشی اور غفلت شعاری کی وجہ سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ اور چند روز تک بالکل بھول ہی جائیں گے۔ اور ادھر آریہ یہ انتظامات کر رہے ہیں۔ کہ جس مقصد کے لئے انہوں نے ہزاروں افراد قید کرائے۔ اور لاکھوں روپیہ خرچ کیا۔ اور جو یہ ہے کہ حیدر آباد کے غیر آریوں اور خصوصاً مسلمانوں کو اشدھ کیا جائے۔ اس کے لئے پہلے سے بھی بہت زیادہ جدوجہد کی جائے۔ اور دراصل یہی وہ چیز ہے۔ جس کے لئے تمام ہندوؤں نے باوجود اس کے کہ وہ آریوں کے عقائد سے شدید اختلافات رکھتے ہیں۔ ان کی ہر قسم کی امداد کی۔ عام لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہ آسکتی تھی۔ کہ جب آریوں نے ان امور کی خاطر حیدر آباد کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے۔ جن کی دیگر ہندو ہمیشہ سے سخت مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ تو پھر وہ ان کی اس بارے میں امداد کیوں کر رہے ہیں۔ لیکن بات بالکل واضح ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ سوائے آریوں کے ہندوؤں کا کوئی فرقہ کسی غیر ہندو کو اپنے اندر داخل نہیں کر سکتا۔ اس لئے سب نے مل کر آریوں کو آگے کر دیا۔ اور خود ان کی امداد میں کھڑے ہو گئے تاکہ آریوں کو کامیاب کرا کر حیدر آباد میں اشدھی کی مہم جاری کرا سکیں۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ اس کی اولین زد مسلمانوں پر ہی پڑے گی۔ جو پہلے ہی ریاست میں نہایت قلیل تعداد میں ہیں۔ اور جو غیر مسلموں کے اثر و رسوخ۔ ان کے مال و دولت اور ان کی تعلیم و تنظیم کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔
ان حالات میں چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ مسلمانوں میں ایک عام ہیجان پیدا ہو جاتا۔ اور وہ نہ صرف ایک اسلامی ریاست میں بسنے والے مسلمانوں کی حفاظت کا انتظام کرنے کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے لئے بھی مؤثر طریق عمل اختیار کرتے۔ اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ جب ریاست حیدر آباد میں آریوں کو یہ اجازت دی جا سکتی ہے۔ کہ طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو مرتد بنانے میں مصروف رہ سکیں۔ تو مسلمانوں کو حق و صداقت پیش کر کے تبلیغ اسلام کی اجازت نہ مل سکے۔ مگر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ریاست کے اندر یا باہر کے مسلمانوں میں اس کے متعلق کچھ بھی احساس نہیں پایا جاتا۔ اور کسی قسم کا ذکر تک نہیں سنا جاتا۔ یہ مسلمانوں کی بے حسی بلکہ بے حمیتی کی نہایت ہی رنج افزا مثال ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آریہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد لاؤ لشکر سمیت پھر حیدر آباد پر حملہ آور ہوں گے۔ مگر ان کے پہلے اور اس حملہ میں فرق یہ ہوگا۔ کہ پہلا حملہ حکومت حیدر آباد پر تھا۔ اور دوسرا حملہ وہاں کے مسلمانوں پر ہوگا جس میں ان سے ان کا مذہب۔ ان کی تہذیب اور ان کا تمدن چھینا جائیگا۔ اور کوشش کی جائیگی۔ کہ انہیں اپنے رنگ میں رنگین کر لیا جائے۔ مگر مسلمان مونہہ دیکھتے رہ جائینگے۔ حالانکہ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ لیکن مذہب سے ناواقفیت اور غربت و افلاس سے مجبور ہو کر راہ ارتداد اختیار کر سکتے ہیں۔ ان کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ غیر مسلموں کو بھی دعوت اسلام دیجائے۔ مگر یہ فرض ادا کون کرے کیا وہ لوگ جو خود اسلام سے بیگانہ ہونے کی وجہ سے آریوں کے اعتراضات کی تاب نہیں لا سکتے یا وہ لوگ جنہیں آپس کی سر پھٹول سے ہی فرصت نہیں یا وہ لوگ جو خدمت دین کے لئے نہ تو مال صرف کرنا چاہتے ہیں اور نہ اوقات۔ یہ فرض وہی سر انجام دے سکتے ہیں۔ جو دین کی خاطر جانی اور مالی قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو اسلام کو تمام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں حق ثابت کر رہے ہیں۔ کیا مسلمان آریوں کی حیدر آباد پر یورش کے متعلق تمام ہندوؤں کی متفقہ امداد سے سبق حاصل کر کے حیدر آباد کے مسلمانوں کو آریوں کے چنگل سے بچانے کی کوشش کرنے والوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حیدر آباد میں آریوں کا مستقبل بھی چھپا ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کا بھی۔

سوالات کے جوابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختلاف امتی رحمۃ کا مفہوم

از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۲)

سوال ۲۔ اختلاف امتی رحمۃ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول بیان کیا جاتا ہے۔ یہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلامی فرقے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کہلاتے ہیں ان کا باہمی اختلاف بوجہ باہمی خصومت اور عداوت کے رحمت کیونکر ہو سکتا ہے۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ اور بہتر فرقے ان میں سے دوزخی ہونگے۔ صرف ایک فرقہ ان میں سے ناجی یعنی بہشتی ہوگا۔ کیا بہتر فرقوں کا دوزخی ہو جانا رحمت پر دلالت کرتا ہے۔ یا خدا کے غضب اور لعنت پر۔

جواب (۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک الفاظ کا وہ مطلب نہیں جو سمجھا گیا ہے۔ اور جس کی تشریح سوال میں پیش کی گئی ہے۔ بلکہ اس فقرہ نبویہ کا مطلب اور صحیح مطلب وہی ہو سکتا ہے۔ جس کے رو سے امت محمدیہ کا اختلاف رحمت کا موجب ہو سکے نہ کہ خلاف اس کے۔ سو اس کے لئے ذیل کی توجیہات قابل توجہ ہیں۔

(ا) امت کی مثال وجود انسانی پر سمجھنی چاہیئے اور جس طرح انسانی وجود میں مختلف اعضا اور مختلف قوےٰ اور مختلف حواس ہیں اور باوجود اختلافات کے پھر ان چیزوں کا اختلاف رحمت ہے نہ کہ زحمت اور ہر ایک عضو اور قوت اور حس ایک دوسرے سے مختلف ہو کر بھی انسان کی کسی نہ کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کام دینے والی ہے۔ جیسے آنکھ دیکھنے کے لئے کان سننے کے لئے اور زبان بولنے اور چکھنے کے لئے اور ناک سونگھنے کے لئے اور ہاتھ پکڑنے اور پاؤں چلنے کے لئے اسی طرح دل و دماغ معدہ جگر۔ قوت حافظہ مدرکہ متصورہ وغیرہ باوجود مختلف ہونے کے مختلف ضرورتوں کو پورا کرنے والے اور مختلف حالتوں میں کام آنے والے ہیں۔ اور اس طرح سے کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ اختلاف وجود کے ان اعضاء قوےٰ اور حواس کا زحمت ہے رحمت نہیں۔ انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب ہے۔ کہ آپکی امت جو ایک وجود کا حکم رکھتی ہے۔ اور اس میں مختلف قابلیت کے انسان پائے جاتے ہیں۔ وہ سب ایک نقطۂ نظام کے ماتحت مختلف خدمات کو سرانجام دینے کے لحاظ سے اپنے لئے بھی اور دنیا کی اصلاح کے لحاظ سے بھی بحکم کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر رحمت اور سراسر رحمت کا حکم رکھتے ہیں۔

(۲) اسکی مثال آج جماعت احمدیہ کے نظام سے بھی ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے لئے مرکز میں ایک ہی نظام کے ماتحت کئی ایک نظارتیں ہیں۔ کوئی نظارت دعوۃ و تبلیغ کے لئے مقرر ہے۔ کوئی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی مالی انتظام کے لئے کوئی امور عامہ کی نگرانی کے لئے کوئی ضیافت کے لئے اور نظارت اعلیٰ ان سب کی نگرانی کے لئے اور خلافت حقہ سب کے لئے قائمقام روح اور نقطۂ مرکزی کے پائی جاتی ہے۔ اب یہ سب نظارتیں باوجود مختلف خدمات سلسلہ کے تعاونی مقاصد کے لحاظ سے جماعت کے لئے سراسر رحمت ہیں۔ اسی طرح امت محمدیہ کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اختلاف امتی رحمۃ کا مطلب ہے نہ کہ ان تفرقہ میں مبتلا فرقوں کی حالت جو اپنے اندر نظام وحدت کے خلاف ایک دوسرے کے مقابل برسر پرخاش اور بجائے تعاون ایک دوسرے کے استیصال کے درپے ہیں۔

(ب) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اختلاف امتی رحمۃ کا مطلب پہلی امتوں کے مقابلہ میں بمعنی استثناء بھی پایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعًا لست منھم یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنا دین دین حق کو ترک کر دینے کے بعد الگ الگ بنا لیا۔ اور وہ تفرقہ سے الگ الگ گروہ ہو گئے۔ اے رسول تو ان میں سے نہیں یعنی اس لئے کہ پہلی امتوں کے لوگ جماعت کے نظام کو توڑ کر تفرقہ سے فرقہ فرقہ ہو گئے۔ جو ہوائے نفس کی اتباع کا نتیجہ ہے۔ اور تو ان کے تفرقہ کے بعد جماعت کی صورت میں حسب ارشاد الّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا مختلف فرقوں کے سعید لوگوں کو رشتہ نظام وحدت میں منسلک کر رہا ہے۔ جو وحی الٰہی کی اتباع کا نتیجہ ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت اور جماعت جو پہلی قوموں کے تفرقہ کے بالمقابل اتحاد اور نظام کی صورت میں پائی گئی۔ وہ پہلی متفرق قوموں سے بے شک ایک الگ اور اختلاف رکھنے والی امت ہے۔ لیکن یہ اختلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کا پہلی امتوں کے بالمقابل جو تفرقہ اور تشتت میں مبتلا ہیں سراسر رحمت ہے

(ج) ارشاد اختلاف امتی رحمۃ کا مطلب بلحاظ دور تجدید ہر ایک مجدد کی جماعت کا اختلاف بھی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ آیت فلا یزالون مختلفین کے رو سے اختلاف تو قیامت تک ہمیشہ رہنا ہے۔ لیکن بحکم حدیث لا تزال طائفۃ من امتی یظاھرون علی الحق ایک گروہ ہر زمانہ میں حق کی تائید میں حق کا مظاہرہ بھی کرتا رہے گا۔ اور حسب حدیث من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ امام زمانہ کی معرفت سے محروم رہنے والے لوگ جاہلیت کے زمانہ کے لوگوں کے حکم میں ہو نگے جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیسوا منی ولست منھم کہ نہ وہ مجھ سے ہیں نہ میں ان سے ہوں۔ اور دوسری جگہ انہی لوگوں کا نام فیج اعوج رکھا یعنی ٹیڑھے لوگ جو سیدھی راہ کو ترک کرکے دوسری طرف جانے والے ہیں۔ جو باطل کی راہ ہے۔ انہی لوگوں کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قسم کے لوگوں سے امام وقت کے تابعدار لوگوں کا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے نمونہ کے اصل حامل ہوں گے۔ ان کا اختلاف امت کے ٹیڑھے لوگوں کے مقابل جو لیسوا منی کے مصداق ہونگے سراسر رحمت ہے جیسے اس چودھویں صدی کے دَور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل امت اور جماعت ہے۔ اور اس احمدی جماعت کا پہلے اسلامی فرقوں کے بالمقابل اختلاف سے ایک جماعت کی صورت میں سعید روحوں کو جمع کرنا بیشک اختلاف امتی رحمۃ کا مصداق بن رہا ہے۔ اور بہتر فرقے جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت سے رو بتفرقہ ہیں۔ اور آپ پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ بموجب حدیث نبوی ناجی نہیں اور احمدی جماعت جو تہترواں فرقہ ہے۔ اور بصورت جماعت حدیث (الا ھی الجماعۃ) وہ خدا کے فضل سے ناجی اور بہشتی ہے۔

(د) ایک مطلب ارشاد اختلاف امتی رحمۃ کا یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی اور رسول بحکم ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر اور ولکل امۃ رسول ایک ایک امت کے لئے رسول ہو کر آئے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب نبیوں اور رسولوں کی تمام قوموں اور امتوں کی طرف نبی اور رسول ہو کر آئے۔ اور اس صورت میں آپ کی امت جو سب قوموں اور امتوں کے افراد سے نظام پذیر ہوئی وہ بحکم کذالک جعلناکم امۃ وسطًا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ امت وسط بنائی گئی۔ اس طرح کہ جو لوگ کسی قوم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر مسلمان ہو گئے وہ رسول اور اپنی اپنی قوم کے درمیان دعوۃ و تبلیغ اور ہدایت کا واسطہ بنائے گئے۔ جس سے وہ لوگوں پر شہدا بنائے گئے۔ اور رسول ان شہدا پر شہید بنایا گیا۔ اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا یہ اختلاف جو مختلف امتوں سے مختلف شہدا کی صورت میں پایا گیا۔ لوگوں کی ہدایت کے لحاظ سے سراسر رحمت ثابت ہوا۔

(۷) ایک پہلو یہ بھی ہے۔ کہ یہود اور نصاریٰ اور مشرکین مکہ جو نسلِ ابراہیم سے تھے۔ اور یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ دوسری قوموں کے بالمقابل اپنی اختلافی حالت کو ہدایت کے لحاظ سے رحمت قرار دیتے اس کی تردید میں فرمایا گیا۔ کہ اختلاف امتی رحمۃ۔ کہ سب قوموں کے مقابل اختلافی صورت کا باعثِ رحمت ہونا میری امت کا ان سب سے مختلف ہونا ہے کیونکہ دوسری سب قومیں کفر شرک اور بدعات میں غرق ہیں۔ اور تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کے رُو سے خیرامت صرف امتِ محمدیہ ہی ہے۔

(۷) اختلاف کے ایک معنے آیت ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار کے رو سے اختلاف اللیل والنہار کے معنوں میں ایک کا دوسرے کے پیچھے آنا بھی ہے۔ اور اس صورت میں اختلاف امتی رحمۃ کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ دُنیا کی دوسری قوموں میں گو نسلاً بعد نسلٍ ایک نسل کی جگہ دوسری نسل آتی رہے گی لیکن بوجہ اس کے کہ خاتم النبیین کے ظہور کے بعد ان قوموں میں قیامت تک کسی نسل میں سے بھی ہدایت اور رحمت کے لئے کوئی ہادی نہیں آنے کا۔ اس لئے ان کا یہ اختلاف تو رحمت نہیں ہو سکتا البتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خدا کا وعدہ ہے کہ آیت استخلاف اور حدیث بعث مجددین کے رُو سے ہر نئی نسل اور ہر نئے دَور کے لئے امام وقت کا ہادی ہو کر خدا سے مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا یہ اختلاف رحمت ثابت ہوا۔ دوسرے رات اور دن کی تاریکی اور روشنی کے نظام کے لحاظ سے بھی امت محمدیہ کے لئے ہر تاریکی کے بعد نئی روشنی امام وقت کے ذریعے ظہور میں آتی رہے گی۔ جیسے کہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے عین وعدہ کے مطابق ایک تاریک دَور کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر ایک نئی روشنی کا دَور پیدا کر دیا۔ والحمد للہ علےٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر سیّد محمد حسین صاحب کی وفات اور مولوی محمد علی صاحب

ڈاکٹر صاحب کی ناگہانی وفات

غیر مبایعین کے ایک خاص رُکن جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ناگہانی طور پر ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء کو فوت ہو گئے۔ اس وفات کے متعلق غیر مبایع اصحاب نے مختلف پیرایوں میں اپنے رنج۔ اور افسوس کا اظہار کیا۔ چند اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

(الف) "۲۶ اپریل کو علے الصبح غیر متوقع طور پر یکایک فالج کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے آپ خاموش اور بے حس و حرکت ہو گئے۔ ... علاج معالجہ شروع ہوا۔ لیکن حالت مایوسانہ تھی" (ضمیمہ پیغام صلح ۲۲ اپریل)

(ب) "یہ حادثہ بالکل غیر متوقع طور پر وقوع پذیر ہوا" (پیغام صلح ۳ مئی)

(ج) "ان کے اس طرح یکایک انتقال کر جانے کا کسی کو وہم بھی نہ تھا" (" ")

(د) "محمد حسین شاہ کی بے وقت موت نے ہمارے دلوں میں غم و اندوہ کے جو طوفان برپا کر رکھے ہیں۔ ان کے اظہار کے لئے الفاظ ہمارا ساتھ نہیں دیتے" (" ")

(ہ) "حضرت شاہ صاحب مرحوم پر ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء کو علے الصبح فالج کا شدید حملہ ہوا۔ اس کے بعد آپ بالکل خاموش ہو گئے۔ آخری دم تک یہی کیفیت رہی" (" ")

(و) "بیماری کے حملے کے بعد جس وقت میں نے شاہ صاحب کی حالت جا کر دیکھی۔ میری تو کمر ٹوٹ گئی۔ میں روتا تھا۔ اور سوچتا تھا کہ اب یہ سامان کہاں سے ملے گا" (خطبہ مولوی محمد علی صاحب مندرجہ پیغام صلح ۴ مئی)

(ز) "حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی ناگہانی اور المناک وفات حسرت آیات" (۹ مئی)

(ح) "حضرت قبلہ شاہ صاحب کی اچانک اور بے وقت وفات حسرت آیات" (" ")

(ط) "حضرت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی اچانک اور بے وقت وفات" (پیغام صلح ۱۲ مئی)

ان عبارتوں میں غیر مبایعین نے جناب ڈاکٹر صاحب کی وفات کو "ناگہانی"۔ "اچانک" "غیر متوقع"۔ "بے وقت موت" "یکایک" "المناک" اور "حسرت آیات" قرار دیا ہے اس حادثہ کی جو تفصیل شائع کی ہے۔ وہ انسانی زندگی کی بے ثباتی پر گواہ ہے اس قسم کے ناگہانی حوادث دیدہ ور کی عبرت کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ اور وہ یقین کرتا ہے۔ کہ یہ زندگی مستعار ہے نہ معلوم کس وقت اس کو واپس لے لیا جائے۔ اس لئے وہ اپنے ایام حیات کو غنیمت سمجھتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات کا ذکر "الفضل" میں

جناب شاہ صاحب کی وفات کی خبر جریدہ "الفضل" میں بدیں الفاظ شائع ہوئی۔ "لاہور ۲۶ اپریل۔ آج رات کے دس بجے خان صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر وفات پا گئے۔ آپ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سرگرم ممبر تھے" (۲۹ اپریل)

چند دن گزرنے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رویا کا ذکر کرتے ہوئے جناب مولوی محمد علی صاحب سے قبولِ حق کی درخواست کی۔ یہ مضمون الفضل ۷ مئی ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے جناب مولوی صاحب کے "ضروری اعلان" پر دستخط کرنے والوں میں سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب۔ جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ اور جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب وفات پا چکے تھے۔ اس لئے ضمناً ان کی وفات کا ذکر بھی آ گیا۔ جناب ڈاکٹر صاحب کی وفات کے ذکر پر میرے الفاظ یہ تھے:۔

"سید محمد حسین شاہ صاحب چند دن ہوئے فالج سے فوت ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام "عداوت محمود" کا جو بھیانک مظاہرہ کیا۔ وہ پیغام صلح کے صفحات پر موجود ہے۔ بلاشبہ وہ طرز تحریر سخت دلآزار اور تکلیف دہ تھی۔ جس کا ہمیں رنج ہے۔ لیکن بایں ہمہ ان کی اس عبرتناک ناگہانی وفات سے قطعاً خوشی نہیں۔ بلکہ گونہ رنج ہے۔ کہ کیوں وہ صداقت کا اس طرح مقابلہ کرتے ہوئے چل بسے۔ اور انہیں توبہ کی توفیق نہ ملی"

مولوی محمد علی صاحب کی غیر منصفانہ روش

یقیناً میں نے ان الفاظ میں جناب شاہ صاحب کی وفات پر اظہارِ خوشی نہیں کیا۔ نہ میں نے یہ کہا۔ کہ ان کی موت "عداوتِ محمود" کا نتیجہ تھی۔ ان کی "عداوتِ محمود" صرف اظہار حقیقت کے طور پر بیان کی گئی تھی۔ ہمیں جناب شاہ صاحب کی وفات کا رنج تھا اور ہے۔ لیکن ہم مداہنت پسند نہیں۔ سخت افسوس کا مقام ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے میرے اس مضمون کے جواب میں جو روش اختیار فرمائی۔ وہ قطعی طور پر غیر منصفانہ ہے اصل بات کا انہوں نے جو جواب دیا ہے۔ اس پر تبصرہ میں عنقریب کسی دوسرے موقعہ پر کروں گا۔ انشاء اللہ۔ مگر آج صرف ان کی اس غلط بیانی کی تردید کرنا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے خطبہ جمعہ میں مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر ڈاکٹر صاحب کی وفات کے متعلق کی۔ فرماتے ہیں:۔ (۱) "قادیان میں حضرت شاہ صاحب کی وفات کو بہت بڑا نشان ظاہر کیا گیا ہے"

(۲) "اس اخبار (الفضل ۷ مئی) میں شاہ صاحب مرحوم کی وفات پر .... لکھا گیا... کہ عداوت محمود کی وجہ سے یہ موت واقع ہوئی ہے"

(۳) "جو کچھ اناپ شناپ دل میں آتا ہے لکھ اور بول دیتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے۔ کہ جن لوگوں کی موت پر یہ خوشیاں مناتے ہیں انہوں نے دین کی اور سلسلہ کی کس قدر خدمت کی ہے"

(۴) "کسی کے مرنے پر خوشی کا اظہار حد سے گری ہوئی ذہنیت ہے" (پیغام صلح ۲۷ مئی)

یہ درست ہے۔ کہ کسی کے مرنے پر خوشی کا اظہار حد سے گری ہوئی ذہنیت ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔

کہ بلاوجہ کسی پر یہ اتہام لگانا۔ اور کسی ناکردہ گناہ کو گناہ سے ملوث قرار دینا بھی ناپاک ذہنیت ہے۔؟ الفضل ۷ مئی موجود ہے۔ متعلقہ عبارت کا پورا اقتباس اوپر درج ہو چکا ہے۔ کیا کوئی انصاف پسند انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ میں نے جناب شاہ صاحب کی موت کو بہت بڑا نشان“ چھوڑ چھوٹا نشان بھی قرار دیا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ میں نے لکھا ہو کہ یہ موت عداوت محمود کی وجہ سے واقع ہوئی ہے؟ اے خدا تو گواہ رہ کہ یہ بالکل جھوٹ اور خلاف واقع بات ہے۔ میں نے جناب شاہ صاحب کی وفات پر ہرگز خوشیاں نہیں منائیں۔ یہ صرف مولوی صاحب کا افترا ہے۔ میں نے صرف وہی کہا جس سے نفس وفات پر رنج کا اظہار ہوتا تھا۔ ہاں مداہنت نہیں کی۔ اور نہ یہ ہماری جماعت کا شیوہ ہے۔ وفات کی جو کیفیت پیغام صلح کے اقتباسات میں بیان ہوئی ہے۔ اس سے ایک حرف زائد میں نے نہیں لکھا۔ مجھے ایک دوست نے بتایا تھا کہ غیر مبایعین ”ناگہانی اور عبرتناک“ کے لفظ پر ناراض ہیں۔ میں نے کہا کہ ناگہانی کا لفظ خود ان کا اپنا ہے۔ ان کے مندرجہ بالا اقتباس میں آچکا ہے۔ اور عبرتناک کے معنی مقام کے لحاظ سے اور میری نیت کے لحاظ سے صرف یہ تھے اور ہیں کہ اس طرح کی یکایک موت سے ہر انسان کو یہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ کہ نامعلوم میں کب مر جاؤں۔ میری موت کا بھی وقت مقرر نہیں و بس۔ اور یہ بات خود پیغام صلح کے بیانات میں موجود ہے۔ اس نے اس وفات کو ”المناک اور حسرت آیات“ قرار دیا ہے۔ افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب نے ناجائز طور پر اپنے ساتھیوں کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ اور سراسر خلاف واقع باتیں ہماری طرف منسوب کی ہیں۔ والی اللہ المشتکی

امر واقعہ کا اظہار

یہ سچ ہے کہ جناب ڈاکٹر صاحب غیر مبایعین کے ایک بڑے رکن تھے۔ وہ ان کی تعریف جس رنگ میں چاہیں کریں۔ لیکن وہ جماعت احمدیہ قادیان سے اس تعریف کے کرنے کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب نہیں۔ پیغام صلح نے ایک مرتبہ لکھا تھا۔
”قادیانی جماعت کا عملاً یہ مطالبہ ہے۔ کہ جس نظر سے وہ اپنے خلیفہ کو دیکھتے ہیں جماعت لاہور بھی ان کو اسی نظر سے دیکھے۔“ (۸ اگست ۱۹۳۷ء)

پس میں نے الفضل ۷ مئی میں جناب ڈاکٹر صاحب کے متعلق جس رنج کا اظہار کیا ہے۔ اور ان کی طرز تحریر کو تکلیف دہ بتایا ہے۔ وہ امر واقعہ کا اظہار ہے چنانچہ اس کے انکار کی نہ مولوی محمد علی صاحب کو جرأت ہوئی۔ اور نہ وہ لوگ اس کی تردید کر سکے۔ جو ہمیں ”قادیانی مونہہ پھٹ“ ”پستی اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا“ قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ قادیان سے علیحدہ ہوئے تھے۔ انہوں نے دیگر پانچ اراکین کی معیت میں ۵ مئی ۱۹۱۴ء کو ”ضروری اعلان“ اخبار پیغام صلح میں شائع کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ جماعت کا ”بمشکل بیسواں حصہ“ قرار دیکر اپنی علیحدہ جماعت کی لاہور میں بنیاد رکھی۔ اس وقت سے لیکر ڈاکٹر صاحب نے جماعت قادیان کیخلاف جدوجہد کی اور اپنے عقیدہ کے مطابق وہ اسے خدمت دین قرار دیتے تھے۔

نہائت دلآزار رویہ

اختلاف عقیدہ کی حد تک ہمیں جناب شاہ صاحب سے کوئی شکوہ نہیں۔ لیکن ہمارے لئے ایک بات یقیناً نہائت رنجدہ تھی اور اسی کی طرف الفضل ۷ مئی میں اشارہ ہے اور وہ یہ جب ۱۹۳۷ء میں خلافت ثانیہ کے خلاف چند اصحاب اغراض کی بغاوت پر غیر مبایعین پھولے نہ سماتے تھے۔ ان دنوں ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا رویہ جماعت احمدیہ کے لئے سخت تکلیف دہ تھا۔ پیغام صلح ۲۶ جولائی و ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء کے پرچے خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ شاہ صاحب کے ایک مضمون کا عنوان ہے۔ ”بناوٹی خلیفہ کے شیطانی الہامات پر تبصرہ“ اور ایک مضمون کا ایک ادنےٰ اقتباس یہ ہے
”وہ الہام جو حضرت مسیح موعود کو ہوا کہ قادیان سے یزیدی طبع لوگ نکلیں گے۔ وہ اسی غاصب دنیادار خلیفے میاں محمود پر پورا پورا صادق آتا ہے۔۔۔۔ ضروری تھا کہ آپ کی جماعت سے ایک غاصب ظالم خلیفہ یزید طبع پیدا ہوتا۔۔۔۔ امت محمدیہ میں ایک شخص حضرت معاویہ کا بیٹا یزید تھا۔ وہ اپنے باپ کے بعد خلیفہ بن بیٹھا۔ کہتے ہیں کہ وہ فاجر تھا زانی تھا شرابی تھا غاصب تھا۔ خلیفۃ اللہ ہونے کا مدعی تھا۔“ (۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

کیا یہ طرز تحریر دل آزار نہیں تکلیف دہ نہیں؟ اسی قسم کے گندے اور ناپاک بہتانوں کے پیش نظر میں نے کہا تھا۔ کہ افسوس ڈاکٹر صاحب نے اپنی زندگی کے آخری سالوں میں عداوت محمود کا بھیانک مظاہرہ کیا۔ کیا میں نے غلط بیانی کی۔ کیا میں نے مغالطہ دیا؟ افسوس کہ غیر مبایعین ہمارے محبوب ترین آقا پر اس قسم کے ظالمانہ حملوں کے باوجود ہمیں اپنے رنج کے معمولی سے اظہار پر بھی گالیوں سے یاد کرتے ہیں:

فوت ہونیوالوں کی عیب شماری

جماعت احمدیہ کے زندوں کے ساتھ غیر مبایعین جو سلوک کر رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد پر فوت ہونے والے کے متعلق ان کا کیا نظریہ ہے۔ بدت البغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم اکبر۔ ہمارے نزدیک جو غیر مبایع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کھلے کھلے احکام کی توہین نہیں کرتا۔ ضرورت کے وقت اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔ لیکن غیر مبایعین کے فتوے کی رو سے جماعت احمدیہ قادیان کے افراد کے پیچھے نماز قطعاً جائز نہیں۔ ہم نے ان میں سے جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم۔ مولانا محمد احسن صاحب مرحوم وغیرہما کے جنازے بھی پڑھے۔ ہم اپنے اصل کو کسی میدان میں چھوڑنے والے نہیں۔ لیکن غیر مبایعین جو غیر احمدیوں کے جنازے پڑھنے کے لئے بے چین رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے معزز ارکان کی وفات پر ان کے جنازے تک پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ لیکن باوجود ان حالات کے وہ اپنی رواداری کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہوئے ذرا حجاب محسوس نہیں کرتے۔ میں نے ڈاکٹر محمد حسین صاحب کی وفات پر ذرا سا اظہار واقع کیا۔ تو غیر مبایعین نے تبرا بازی شروع کر دی۔ اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے میرے بیان کو ”عیب شماری“ قرار دے کر لکھا ہے۔

”محمودی جماعت قدوسیوں کی جماعت نہیں۔ ان کے ہاں جو فوت ہوتے ہیں فرشتے نہیں ہوتے۔ اگر ان کے متعلق بھی کوئی عیب شماری کا یہی طریق اختیار کرے تو کیا محمودیوں کو یہ پسند ہوگا۔“ (۱۴ اگست)

گویا غیر مبایعین ایسے معصوم ہیں کہ انہوں نے آج تک ”محمودی جماعت“ کے کسی فوت ہونے والے کی عیب شماری نہیں کی۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ ان کی روش اس کے بالکل برعکس ہے میں مثال کے طور پر صرف مفتی سلسلہ احمدیہ حضرت استاذنا المعظم علامہ روشن علی صاحب مرحوم کو پیش کرتا ہوں۔ ان کی وفات پر پیغام صلح نے اسی وقت لکھا تھا۔

”حافظ روشن علی صاحب ایک متشدد محمودی تھے۔ محمودیت کی حمائت میں انہوں نے ہمیشہ غالیانہ سپرٹ کا اظہار کیا۔ تاہم ان میں بعض خوبیاں بھی تھیں۔ جن کی وجہ سے ان کی موت باعث افسوس ہے۔“ (پیغام صلح ۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

اور آج تک جب کبھی غیر مبایع اکابر نے حضرت علامہ مرحوم کا ذکر کیا ہے۔ ہمیشہ دو چار دلآزار کلمات ضرور استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ حضرت حافظ صاحب نے غیر مبایعین کے امیر یا کسی اور فرد کے متعلق اس دلآزاری کا ہزارواں حصہ بھی استعمال نہیں کیا تھا۔ جو ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق اختیار کی ہے۔ بتلایئے کیا یہ الفاظ آپ کے نزدیک عیب شماری بلکہ انتہائی بدزبانی میں داخل ہیں یا نہیں؟ ہم ان کی بدزبانی سے ڈرتے نہیں۔ اور ہمیں ان سے اس بارے میں بھلائی کی امید بھی نہیں۔ کیونکہ جب وہ ہمارے آقا کو بدترین الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے متعلق کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایڈریس

۷ جولائی ۱۹۳۹ء انجمن احمدیہ راولپنڈی میں جناب چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جماعت کو ان کے درویش تبدیل ہونے پر الوداعی دعوت چائے دی گئی۔ نماز عصر کے بعد حاضرین کی تواضع مٹھائی اور چائے سے کی گئی۔ جناب محمد اسمٰعیل صاحب معتبر موجودہ امیر جماعت نے ایڈریس پڑھا۔ پھر ملک ایم کے عبدالرحمن صاحب نے ایک مقالہ پڑھا جس میں چوہدری صاحب موصوف کی جدائی پر اظہار افسوس کیا۔ ان کے بعد جناب مولوی چراغ دین صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے چوہدری صاحب موصوف کو خراج تحسین ادا کیا۔

ایڈریس کے جواب میں جناب چوہدری عبدالرحمن صاحب نے ایک مختصر مگر برجستہ تقریر فرمائی۔ جس میں احباب کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دنیاوی لحاظ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ کوئی رشتہ داری نہیں۔ کوئی صاحب کسی جگہ کے ہیں کوئی کسی جگہ کے۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے دل ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے پر بھروسہ ہے۔ یہ حالت کس طرح پیدا ہوئی؟ یہ وہ نعمت ہے جو اس زمانہ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیں حاصل ہوئی۔ اور یہ وہ چیز ہے جس سے دنیا آج محروم ہے۔

باقی باتیں جو آپ نے میرے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ ان کے متعلق میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ اگر ان میں سے صرف چند نیکیاں ہی مجھے مل جاویں۔ تو میری زندگی کا مقصد پورا ہو جائے۔ اور اسی وجہ سے میں اس ایڈریس کو اپنے کمرے کی زینت بناؤں گا تا یہ ہر وقت مجھے یاد دہانی کراتا رہے۔ اور ممکن ہے یہی چیز میرے لئے نیکی کا راستہ کھول دے۔ جائے نماز اور قلم کے لئے بھی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آخر میں جناب محمد اسمٰعیل صاحب معتبر موجودہ امیر جماعت نے انتظامیہ سب کمیٹی کا شکریہ ادا کیا۔ اور احباب سے تعاون کے لئے استدعا کرتے ہوئے بچشم تر فرمایا کہ یہ ذمہ واری جو مجھ پر ڈالی گئی ہے۔ میں اس سے کسی صورت عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ جب تک آپ میرے ساتھ تعاون نہ کریں۔ دعا کے بعد محفل برخواست ہوئی (خادم عبدالحق رحمانی)

ایڈریس جو چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ یہ بھی بیان کیا گیا کہ آپ کی خداداد قابلیت اور حسن انتظام کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ممبران جماعت احمدیہ راولپنڈی کو ایسے مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ کی خاطر اس سے ہر قسم کی قربانی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اپنے اپنے زمانۂ امارت میں ہر اس تحریک کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ جو مخالفین احمدیت کی طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بزعم خود زک پہنچانے کے لئے شروع کی گئی۔ اور آپ نے ہر اس جائز طریق کو اختیار کرنے میں کوتاہی نہیں کی۔ جس سے جماعت کا وقار بڑھے۔ لہٰذا ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا امیر اشداء علی الکفار رحماء بینھم پر عامل تھا۔

ہم بہت ہی ناشکر گزار ہوں گے اگر ہم اس بات کا ذکر نہ کریں۔ کہ آپ کے عہدہ امارت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ہر شعبہ میں ترقی ہوئی۔ بالخصوص تحریک جدید کی مالی قربانیاں۔ عام چندوں میں ترقی۔ تبلیغی جلسوں کا اجراء۔ لجنہ اماء اللہ کی رجسٹریشن۔ مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں کے ماہوار اجلاس۔ اور خط و کتابت کا مکمل نظام۔

علاوہ ازیں یہ امر بہت ہی قابل مسرت ہے۔ کہ آپ کی ان تھک مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں نظارۃ دعوۃ و تبلیغ نے مولوی چراغ دین صاحب فاضل جیسا قابل مبلغ عطا فرمایا۔ جن سے جماعت کے مرد عورتیں اور بچے ان کی مفوضہ ڈیوٹی کے علاوہ بذریعہ درس و تدریس استفادہ کر رہے ہیں۔ اور پھر اس سے بڑھ کر اس امر کی خوشی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کے زمانۂ امارت میں مستری محمد شفیع صاحب کھوکھر کو مقامی مسجد کے لئے زمین مہیا کرنے کی سعادت بخشی۔ اللہ تعالیٰ کھوکھر صاحب کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آخر میں ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نئے مقام پر بخیر و عافیت سے رکھے اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ اور جن مقاصد کے پیش نظر آپ کی تبدیلی ہوئی ہے انہیں کامیابی عطا فرمائے۔

ٹیلیگراف انسٹرکٹر لاہور کے متعلق حکام کا افسوسناک رویہ

چند دن ہوئے پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر نے اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا ہے۔ کہ انہوں نے ٹیلیگراف انسٹرکٹر کے خلاف بیان کردہ الزامات کی تحقیقات کی۔ اور انہیں معلوم ہوا۔ کہ اس نے کوئی بیان ایسا نہیں دیا جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا پہلو نکلتا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مسٹر بیلی رام انسٹرکٹر کا یہ بیان شائع کیا۔ کہ "میں نے مذہب اسلام یا رسول پاک کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا" کیا دنیا کا کوئی ضابطۂ اخلاق و قانون محض ملزم کے انکار جرم پر فیصلہ کرتا ہے؟ کیا مسلمان ایسے عاقبت نااندیش ہیں کہ وہ خواہ مخواہ اس قسم کا الزام لگاتے پھرتے ہیں؟ کیا بغیر آگ کے دھواں ہوتا ہے؟ ۲۰ جون کے زمیندار میں یہ خبر پڑھ کر ہیڈ ماسٹر ٹیلیگراف سکول نے سرکار دو عالم کی شان میں دریدہ دہنی کی ہے۔ میں نے بحیثیت امیر انجمن خدام الدین کے۔ اور لاہور کی مختلف انجمنوں نے افسران محکمہ متعلقہ کو تار دیا۔ اس سلسلہ میں پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب لاہور آئے۔ اور مجھ سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو میں انہوں نے کہا کہ "سات آٹھ لڑکے کہتے ہیں کہ سرکار دو عالم کی شان میں گستاخانہ الفاظ کا استعمال ہوا۔ اور چند طلباء اپنی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ بہر حال وہ مفصل تحقیقات کریں گے"۔ اس کے بعد میری اور صاحب موصوف کی خط و کتابت ہوتی رہی۔ جس کے نتیجہ کا پبلک بے صبری کے ساتھ انتظار کرتی رہی۔ اس معاملہ میں میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ واقعہ درست ہے۔ مگر افسران اپنا محکمانہ اقتدار قائم رکھنے کے لئے انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ چنانچہ مورخہ ۲۲ / ۷ / ۳۹ کے ٹریبیون میں ایک نامہ نگار کی طرف سے بیان شائع ہوا کہ "چونکہ بیلی رام کو قصور سے مبرا قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے مسلمان طلباء کو جھوٹا الزام لگانے کی پاداش میں سختی سے باز پرس کی جائے"۔ تعجب ہے کہ لڑکوں پر جو فرد جرم لگایا جاتا ہے وہ ۲۴ / ۷ / ۳۹ کو ملتا ہے۔ مگر ہندو اخبارات اور ہندو نامہ نگار پوسٹ ماسٹر جنرل کے صیغۂ راز کا حکم دو دن پہلے اخبارات میں شائع کرا دیتے ہیں۔ اور کوئی باز پرس نہیں ہوتی۔

بہر حال اصلی مجرم کو بے گناہ قرار دینا۔ اور بے گناہ لڑکوں پر فرد جرم لگانے سے پبلک میں سخت ہیجان ہے۔ افسران محکمہ کو چاہئیے کہ مجرم کو سزا دیں۔ اور بے گناہ لڑکوں کو بری کریں۔ تا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تحریک بھی (دوسری تحریک) کی صورت اختیار کرے۔ کیونکہ مسلمان کسی حالت میں بھی سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

احمد علی عفی عنہ امیر انجمن خدام الدین لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ فارم تعلیم و تربیت منگا لیں

جماعتوں کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رپورٹ فارم تعلیم و تربیت چھپ کر تیار ہیں۔ سیکرٹریان تعلیم و تربیت حسب ضرورت منگوالیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اہم ملکی حالات اور واقعات

بصورت جنگ یورپ سے ہندوستانی طلباء کی واپسی

شملہ ۲۲ اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو ہندوستانی طلباء کو جو انگلستان میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں واپس ہندوستان لانے کا خاص انتظام کیا جائے گا۔ اور اگر ان کی واپسی میں کوئی رکاوٹ ہوئی تو ان کے لئے خاص فنڈ کا انتظام کیا جائے گا جو طلباء اٹلی یا جرمنی میں ہیں ان کی حیثیت جداگانہ ہے اس لئے ان کی واپسی کے انتظام کا سوال ابھی زیر بحث نہیں آیا۔ ان ممالک میں رہنے والے طلباء بہت تھوڑی تعداد میں ہیں اور اگر انہیں واپس بلانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو انہیں باقاعدہ اطلاع دی جائے گی حکومت ہند اس سلسلہ میں صوبجاتی حکومتوں سے خط وکتابت کر رہی ہے۔

حکومت پنجاب کی آمدنی بڑھانے کیلئے کمیٹی کی سفارشات

شملہ ۲۲ اگست حکومت پنجاب نے سرکاری آمدنی بڑھانے کے لئے مختلف ذرائع اور بجٹ میں مثلاً تخفیف ملازمین وغیرہ پر غور کر کے سفارشات پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کمیٹی نے اب اپنی سفارشات پیش کر دی ہیں جن پر عمل کرنے سے حکومت کو تقریباً ایک کروڑ روپیہ کے منافع کی توقع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مزید آمدنی کے ذرائع کے متعلق کمیٹی نے ٹکٹوں پر ڈیوٹی۔ رجسٹریشن چنگی موٹروں پر ٹیکس۔ تفریحی ٹیکس نیز تمباکو اور بجلی وغیرہ پر ٹیکس کے متعلق غور کیا ہے نئے ٹیکس عائد کرنے کی سفارش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا بوجھ کسی خاص جماعت پر نہ پڑے اور اس قدر بھاری ٹیکس بھی عائد نہ کئے جائیں جو ٹیکس دہندگان کے لئے ناقابل برداشت بوجھ ہو۔ کمیٹی نے دیگر صوبجات میں پاس شدہ تازہ قوانین کی روشنی میں ٹکٹوں پر ڈیوٹی میں اصلاح کرنے اور رجسٹریشن کی آمدنی کو بڑھانے کی سفارش کی ہے چار آنہ یا اس سے کم کی ٹکٹوں پر تفریحی ٹیکس عائد کرنے کی سفارش پر حکومت پیشتر ازیں غور کر رہی ہے۔ کمیٹی نے شادیوں کی رجسٹریشن کے متعلق ایک اہم سفارش کی ہے۔ صوبہ میں تقریباً ۲½ لاکھ شادیاں سالانہ ہوتی ہیں۔ اس موقعہ پر تھوڑا سا ٹیکس ادا کرنا کسی کو بھی ناگوار نہیں گذر سکتا۔ یہ ٹیکس متعلقہ پارٹی کی حیثیت کے مطابق لگایا جائے گا۔ کمیٹی نے بنگال اور یو۔ پی کی طرح پیشہ ورانہ ٹیکس کی بھی سفارش کی ہے۔ یہ ٹیکس انکم ٹیکس ادا کرنے والوں پر لگایا جاتا ہے۔ ایک پراونشل سٹیشنری سٹور قائم کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے جس سے تقریباً ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ فائدہ ہوگا۔ آمدنی کے ذرائع کے متعلق کمیٹی کے تمام ممبر متفق نہیں۔ لیکن تخفیف کے متعلق کمیٹی کی سفارشات بیکاری کمیٹی سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ کمیٹی نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں تخفیف کی سفارش نہیں کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سبھاش ریزولیوشن" کے متعلق گاندھی جی کا بیان

واردھا گنج ۲۳ اگست۔ گاندھی جی نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اس ریزولیوشن کے متعلق جو مسٹر سبھاش چندر بوس کے خلاف تھا۔ مجھے کثرت سے ایسی چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں جن کی زبان بہت سخت ہے۔ میں نے راجندر بابو کے نام آئی ہوئی ایک چٹھی بھی پڑھی ہے جس کی زبان اس قدر گندی ہے کہ اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس ریزولیوشن کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کر دوں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ سبھاش ریزولیوشن کا مسودہ میں نے ہی تیار کیا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر کانگرس ورکنگ کمیٹی ان کے خلاف کارروائی نہ کرتی تو وہ اپنے فرائض سے کوتاہی کے جرم کی مرتکب ہوتی۔ ورکنگ کمیٹی کے ممبران جانتے تھے کہ ان کے اس ایکشن کے خلاف مخالفت کا زبردست طوفان اٹھے گا۔ تاہم اگر کوئی کارروائی نہ کی جاتی تو کانگرس ڈسپلن کو برقرار رکھنے کے متعلق اپنے فرائض سے کوتاہی کرتے۔ سبھاش بابو نے خود ہی انضباطی کارروائی کی دعوت دی تھی۔ اور بڑی دلیری سے اعلان کیا تھا۔ کہ اگر کسی کے خلاف کارروائی کی ہی جانی ہے تو ان کے خلاف کی جانی چاہیئے کیونکہ وہی اس تحریک کے محرک تھے۔ میری یہ قطعی رائے ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اس میں انتقام لینے کا جذبہ قطعی طور پر موجود نہیں۔ میرے اس بیان کا مقصد صرف ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے جواز کو پیش کرنا نہیں بلکہ سبھاش بابو اور ان کے حامیوں سے یہ اپیل کرنا ہے۔ کہ وہ ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کی حقیقی سپرٹ کو سمجھیں اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں انہیں اس فیصلہ کے خلاف آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں اپیل کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ اور اگر وہاں بھی انہیں ناکامی ہو۔ تو وہ اس مسئلہ کو کانگرس کے سالانہ اجلاس کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کر دے تو ورکنگ کمیٹی کے ممبر بخوشی مستعفی ہو جائیں گے۔

لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے مظاہرے اور حکومت پنجاب

حکومت پنجاب نے ایک کمیونک جاری کیا ہے جس میں لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے مظاہروں کے دوران میں رونما ہونے والے واقعات کے متعلق لکھا ہے کہ ۲۰ اگست کو ٹاؤن ہال کی طرف مارچ کرنے والا جلوس زبانی اعتراضات نوٹ کرانے کے ظاہراً خیال سے نکالا گیا۔ مگر چند لیڈروں نے نمائندگان پریس کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ انہیں گرفتاری کی توقع ہے۔ پولیس کے انتظامات کی غرض جلوس دیکھنے والے ہجوم کو قابو میں رکھنا اور معترضوں کے لئے سہولت بہم پہنچانا تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جلوس کو ٹاؤن ہال سے روک لیا گیا لیکن لیڈروں کو نکل جانے دیا گیا۔ صرف ایک لیڈر نے اس رعایت سے فائدہ نہ اٹھایا پولیس کے ساتھ جلوس کا رویہ متشددانہ اور طنز آمیز تھا۔ پبلک کو ترغیب دی گئی کہ وہ پولیس کے گھیرے کو توڑ دے۔ اس افراتفری میں ایک پولیس سارجنٹ کو موٹر سائیکل سے گرا دیا گیا۔ جسے پولیس پارٹی نے ہجوم کے ہاتھوں سے چھڑا لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد لیڈر ٹاؤن ہال سے واپس آئے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ چونکہ ایڈمنسٹریٹر بذات خود موجود نہیں اس لئے وہ اعتراضات نہیں کر سکے۔ حالانکہ زبانی اعتراضات سننے کے لئے ایڈمنسٹریٹر کا خود موجود ہونا قانوناً لازمی نہیں تھا اور ایک شخص کے لئے ایسا کرنا ناممکن بھی ہے اور آخر کار انہوں نے ہجوم اور جلوس کو واپس جانے کے لئے کہا اس دوران میں ہجوم نے ٹاؤن ہال کی طرف رخ کیا جس سے میونسپلٹی کا ۸۰ گز کے قریب جنگلہ ٹوٹ گیا اور اس جنگلے کی لکڑی کے ڈنڈے بنائے گئے جنگلے کی اینٹیں اکھاڑ دی گئیں اور لیڈر رنڈو کے ابھارنے سے لوگوں نے بھی ڈنڈے پولیس پر پھینکنے شروع کئے ایک کانسٹیبل کو زخمی کیا گیا اور ایک سر میں پتھر لگنے سے بیہوش ہو گیا۔ غرض تقریباً ۳۵ کانسٹیبلوں کو چوٹیں آئیں میونسپل جائیداد کا کافی نقصان کر دیا گیا۔ پولیس نے تمام وقت قابل تعریف تحمل اختیار کیا اور اس وقت ہلکا سا لاٹھی چارج کیا گیا جبکہ معلوم ہوا کہ ہجوم میں ایک شخص زخمی ہو گیا ہے۔ ۲۱ اگست کو مظاہرہ کرنے والی عورتوں کا رویہ بھی نہایت غیر مناسب تھا ان کے اعتراضات سننے کے لئے میونسپل سکولوں کی استانیوں کو مقرر کیا گیا کرسیاں بچھائی گئیں۔ ٹھنڈے پانی کے علاوہ پردہ کا انتظام بھی کیا گیا اور یہ بندوبست کیا گیا

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جرمن روسی معاہدہ کا یورپ کی سیاسیات پر اثر

لنڈن کی ۲۴ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ روسی جرمن معاہدہ کی تکمیل سے جو حالات یورپ میں پیدا ہو گئے ہیں۔ ان پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا ایک اجلاس خاص منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ملک معظم بالمورل سے لنڈن واپس آ رہے ہیں۔ آج برطانوی اور فرانسیسی نمائندوں نے موسیو مولوتوف سے ملاقات کر کے دیر تک گفتگو کی۔ حکومت ہائے برطانیہ و فرانس کی طرف سے ان نمائندوں کو مرسلہ ہدایات کے ذریعہ روس کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ پولینڈ نے اس کے مطالبات غیر مشروط طور پر تسلیم کر لئے ہیں۔ آج ہر فان ربن ٹراپ خاص طیارہ کے ذریعہ ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ حکومت روس کی طرف سے ان کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ آپ نے موسیو مولوتوف سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ غیر جارحانہ معاہدہ کا اعلان بہت جلد ہو جائے گا۔ روسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ غیر جارحانہ معاہدہ کی دو شرائط یہ ہوں گی۔ کہ فریقین میں سے کوئی بھی کسی تیسری طاقت پر حملہ آور نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر فریقین میں سے کسی پر کوئی طاقت حملہ کرے تو دوسرا فریق اس میں دخل نہیں دے گا۔

روسی معاہدہ کی تکمیل سے پیدا شدہ صورت حالات کے پیش نظر فرانس نے وسیع طور پر جنگی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اور وہ بھی موجودہ حالات پر غور و خوض کے لئے پارلیمنٹ کا خاص اجلاس منعقد کر رہا ہے۔

فرانسیسی اخبارات روس اور جرمنی کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جرمنی نے روس کے ساتھ معاہدہ کر کے یہ خیال کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس ڈر جائیں گے اور وہ پولینڈ کو دبا سکے گا۔ مگر اس کا یہ خیال غلط ہے۔ برطانیہ اور فرانس پولینڈ کی مدد سے کسی حالت میں بھی احتراز نہیں کریں گے۔

مصری وفد کا پر جوش خیر مقدم

استنبول سے ۲۲ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ جنرل الزیدی پاشا کی زیر قیادت مصر کا فوجی وفد استنبول پہنچا جس کا پر جوش خیر مقدم کیا گیا۔ یہ وفد ترکی فوج کے اعلے عہدہ داروں سے گفتگو اور ترکی کی فوجی تنظیم کا مشاہدہ کرنے کے لئے انقرہ جائے گا۔ مگر اس اثناء میں یہ وفد ایڈریانوپل جا رہا ہے۔ تاکہ ترکی کی مصنوعی جنگ کے آخری مناظر دیکھ سکے جو اس وقت اس قدر وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔ کہ مشرقی تھریس میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ سیاسی حلقے آئندہ ہونے والی فوجی گفتگو کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے ہیں کیونکہ یہ گفتگو سابق وزیر خارجہ مصر کی ترکی پایہ تخت میں آمد کے فوراً بعد ہو رہی ہے۔ اسی گفتگو پر تنقید بھی کی جاتی ہے۔ کہ ترکی اور مصر کو محاذ امن کی باہمی امداد کے طریق میں شامل کیا گیا ہے اور وہ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ مل کر بحیرہ روم کی حفاظت کے لئے ہوشیار محافظوں کا کام دیں گے۔

ترکی میں تعدد ازدواج کی اجازت

انقرہ اور بغداد کے اخبارات نے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ ترکوں نے ابتداءً میں یورپ کی تقلید کرتے ہوئے جو معاشرتی تبدیلیاں کی تھیں۔ ان میں پھر ایک تغیر کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ جس کے متعلق ترکی کی مجلس نے ایک نیا قانون پاس کیا ہے۔ مصطفے کمال پاشا کے زمانہ میں یہ قانون بنا تھا۔ کہ کوئی شخص ایک سے زیادہ شادیاں نہ کرے۔ یہ قانون یورپین اقوام کی طرز معاشرت کی تقلید میں تھا۔ جن میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنا قانوناً جرم سمجھا جاتا ہے۔ مگر اب بیس برس کے بعد ترکی میں اس قانون کی خامیاں محسوس ہونے لگی ہیں۔ چنانچہ حکومت نے ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے ترکوں کو احکام قرآنی کے مطابق چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ بشرطیکہ سب بیویوں کے ساتھ مساوات اور انصاف کا برتاؤ کیا جائے۔

جرمنی کی ڈینزگ کے بعد پولینڈ پر نظریں

لنڈن ۲۳ اگست اخبار ٹائمز کا بیان ہے کہ پولینڈ سے جرمنی نے جو مطالبات کرنے ہیں ان میں ایک یہ بھی بڑھا دیا ہے۔ کہ جنگ عظیم کے بعد جو علاقے جرمنی سے کٹ کر پولینڈ میں چلے گئے تھے انہیں واپس کر دیا جائے۔ اخبارات میں جرمنی اقلیت پر جو مظالم کی داستانیں شائع ہوئی ہیں۔ ان کی وجہ سے جرمنی کی توجہ ڈینزگ سے ہٹ کر پولینڈ کے شمالی سیلیشیا پر جا پڑی ہے جو کوئلہ کی افراط اور صنعتی کارخانوں کی وجہ سے مشہور ضلع ہے۔ دریں اثنا تمام جرمن باشندے یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہٹلر کی تجویزوں کو عنقریب عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

وسیع پیمانہ پر فوجی نقل و حرکت کے سلسلہ میں لکھا ہے۔ کہ مشرقی پرشیا میں مشکل ایسا کوئی تندرست آدمی ہوگا۔ جو فوجی ملازمت کے لئے نہ بلایا گیا ہو۔ کسانوں کے گھوڑے اور گاڑیاں وغیرہ تمام کی تمام فوجی کام پر لگالی گئی ہیں۔

نیز اخبار مذکور لکھتا ہے کہ کاؤنٹ چیانو کے دورہ البانیہ اور مسولینی کے آئندہ دورے کے اعلان کے متعلق سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اس کی وجہ صرف اطالوی رائے عامہ کی تسکین کرنا ہے۔ بلکہ جنگ عمومی کی صورت میں البانیہ کو اطالیہ کا جنگی اڈا بنانا ہے۔ گذشتہ ایام میں شاہ وکٹر اور کاؤنٹ مذکور کے درمیان جو تبادلہ خیالات ہوا۔ اسے فسطائی لوگ تخت اور سلطنت کے درمیان اتحاد کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ دونوں کے درمیان اختلاف کے متعلق غیر ممالک کی زہر آلود غلط بیانیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

خوفناک بین الاقوامی صورت حالات

وارسا سے ۲۴ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ باخبر حلقوں کے نزدیک روس اور جرمنی کے درمیان معاہدہ طے پا جانے سے بین الاقوامی صورت حالات بہت زیادہ خوفناک ہو گئی ہے۔ اور اس ہفتہ کے آخر تک کوئی نہ کوئی بحران پیدا ہو جانے کی توقع ہے۔ پولینڈ کے اخبارات جرمن پروپیگنڈا کے پیش نظر انتہائی ضبط سے کام لے رہے ہیں۔ ۲۷ اگست کو ہٹلر جو تقریر ٹینن برگ میں کرے گا۔ وہ بہت ہی ہنگامہ خیز ہوگی۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا اس تقریر میں پولینڈ کے ۱۵ مئی والے میمورنڈم کا جواب ہوگا یا مصالحت کے تمام راستے بند کر کے حالات کو بالکل بگاڑ دیا جائے گا۔ بہرحال حالات موجودہ اور ہٹلر کی ذہنیت کے پیش نظر موخر الذکر صورت زیادہ متوقع ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ کی طرف سے ہٹلر کو صلح کی آخری پیشکش

لنڈن سے ۲۲ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ روسی اور جرمن معاہدہ کے بعد حکومت برطانیہ نے جو پہلا اقدام کیا ہے۔ وہ برطانوی سفیر متعینہ برلن کی وساطت سے ایک پیغام ہٹلر کو بھیجنے کا ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس اقدام میں ہٹلر کو تشدد کے استعمال سے مجتنب رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اسے باہمی گفت و شنید سے جھگڑا چکانے کی پالیسی اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اس صورت میں اس کے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔ لیکن اگر اس نے اس پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے طاقت کا استعمال کیا تو اس کا پوری طاقت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔ معاہدہ مذکورہ کے بعد حکومت ہائے برطانیہ اور فرانس کی طرف سے جو ہدایات ماسکو کے نمائندوں کو بھیجی گئی ہیں۔ ان میں بوضاحت کہا گیا ہے۔ کہ پولینڈ روس کی امداد قبول کرنے اور اسکی فوجوں کو اپنے علاقہ سے گزرنے کی اجازت دینے سے متعلقہ دونوں شرطوں کو قبول کرتا ہے۔ اس لئے اب روس کو برطانیہ اور فرانس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے میں کوئی انکار نہیں ہونا چاہئے۔